مطلب یہ ہے کہ ابو محمد عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؓ بہترین بزرگ تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے اپنے موزوں پہ مسح کیا کسی شخص نے دیکھ کر کہا کہ آپ موزوں پہ مسح کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں مسح کرتا ہوں اور (استدلال) کیا کہ عمرؓ بن الخطاب مسح کرتے تھے اور جس شخص نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان عمرؓ بن الخطاب کو دلیل بنایا اس نے مضبوط رسی اختیار کی۔

(۴)

حضرت علیؓ کے حقیقی برادر عقیل بن ابی طالب سے حضرت عمرؓ کی تعریف میں مرفوع روایت منقول ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

عن عقیل ابن ابی طالب اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّ غَضَبَکَ عِزٌّ وَرِضَاکَ حُکْمٌ۔

(اخبار اصفہان لابی نعیم اصفہانی ص ۹۷، ج ۱ طبع لیڈن ہالینڈ)

"عقیلؓ ابن ابی طالب کہتے ہیں کہ نبی کریم صلعم نے عمرؓ بن الخطاب کو فرمایا تیرا غضب دینی حمیت ہے اور تیرا رضامند ہونا پسندیدہ حکم ہے"۔

Marfat.com

فصل دوم

حضرت علی بن الحسین (امام زین العابدینؒ) اور ان کے صاحبزادے امام زید کے چند ایک بیانات حضرت عمر فاروقؓ کی فضیلت و منقبت میں درج کیے جاتے ہیں اس چیز سے حضرت عمرؓ کا مقام ان حضرات کے نزدیک واضح ہوگا۔

(۱)

حضرت عمرؓ و حضرت ابوبکرؓ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنا قدر نزدیک تھے جس قدر اب قریب ہیں

مسند امام احمد مسندات ذی الیدین جلد چہارم میں مروی ہے کہ:

"حَدَّثَنِیْ اَبُوْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ فَقَالَ مَا کَانَ مَنْزِلَةُ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ مَنْزِلَتُهُمَا السَّاعَةَ۔"

(۱) ۔ مسند امام احمدؒ ج ۴، مسندات ذی الیدین طبع مصر معہ منتخب کنز۔

(۲) ۔ سیرت عمرؓ بن الخطاب لابن الجوزی، ص ۳۲-۳۳ و ص ۲۱۶ طبع مصر۔

(۳) تہذیب التہذیب لابن حجر عسقلانی، ج ۷، ص ۳۰۶۔ تذکرہ علی بن الحسینؓ۔

Marfat.com

(۴) ــ تاریخ الخلفاء سیوطی مطبع مجتبائی دہلی فصل
فی الاحادیث الواردۃ فی فضلہم (السنۃ)
مقدونا بعد سوئی ما تقدم۔

حاصل یہ ہے کہ:

"ایک شخص نے زین العابدینؒ (علی بن الحسینؓ) کے پاس حاضر ہو کر کہا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کو نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا قرب حاصل تھا؟ تو زین العابدین نے فرمایا کہ جو نزدیکی اور قرب ان کی قبروں کو حاصل ہے بحالت حیات ان کو یہی قرب نصیب تھا۔"

حضرت عمرؓ کی فضیلت کا اعتراف اور اُن پر طعن کرنے والوں کا رَدّ

اہل علم کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ "حلیۃ الاولیاء" ابونعیم اصفہانی بیان مذکرہ زین العابدین میں زین العابدینؒ سے ایک مفصل روایت مروی ہے اس میں انہوں نے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کے حق میں عراقی مخالفین کا قرآنی آیات سے استدلال کر کے خوب رد کیا ہے اور اس بات کی شہادت اور گواہی دی ہے کہ تم ایسے مسلمانوں میں سے ہرگز نہیں ہو جن کے حق میں قرآن مجید تعلیم دیتا ہے کہ خدا سے ان کی مغفرت طلب کی جائے۔ (رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ الخ)

آخر کلام میں ان کے لیے بددعا کی اور اپنے ہاں سے نکل جانے کا حکم دیا۔ (قَالَ اخْرُجُوْا فَعَلَ اللّٰہُ بِکُمْ)۔

Marfat.com

(حلیۃ الاولیاء، جلد ثالث، تذکرہ علی بن الحسین
ج ۳ ص ۱۳۷۔ طبع مصر)

اور حافظ ابن کثیر نے زبیر بن بکار کے حوالہ سے عراقی معتمرین کے حق میں زین العابدین کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"فَقُوْمُوْا عَنِّیْ لَا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکُمْ وَلَا قَرُبَ دُوْرَکُمْ۔ اَنْتُمْ مُسْتَہْزِئُوْنَ بِالْاِسْلَامِ وَلَسْتُمْ مِنْ اَہْلِہٖ"

"یعنی زین العابدین نے عراقی طاعنین کو سلام دیا کہ ہمارے ہاں سے اٹھ جاؤ، اللہ تمہیں برکت نہ دیں اور تمہارے گھر رحمت کے قریب نہ ہوں۔ تم اسلام کے ساتھ مسخری کرتے ہو اور تم اہلِ اسلام سے نہیں ہو"

(البدایہ، جلد ۹ ص ۱۰۷۔ تحت تذکرہ علی بن الحسین)

(۲)

اس کے بعد زین العابدین کے حقیقی لڑکے اور محمد باقر کے حقیقی بھائی امام زید بن زین العابدین کا بیان لکھا جاتا ہے:

(۱) "عَنْ زَیْدٍ اَنَّ عَلِیًّا کَانَ یُشْبِہُ بِعُمَرَ فِی السِّیْرَۃِ"

(ریاض النضرہ، ج ۲، ص ۸۵۔ فصل فی ما رواہ علیؓ فی فضل عمرؓ۔

"یعنی یقیناً حضرت علیؓ کی سیرت و عملی زندگی حضرت عمرؓ کے ساتھ مشابہ تھی اور ان دونوں حضرات کا ایک کردار اور ایک عمل تھا"۔

اسی وجہ سے حضرت زیدؒ مذکور فرمایا کرتے تھے کہ "اَلْبَرَاءَۃُ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍؓ وَعُمَرَؓ بَرَاءَۃٌ مِنْ عَلِیٍّؓ"

"ابوبکرؓ و عمرؓ سے تبرّی و برأت کرنا بعینہٖ علیؓ بن ابی طالب سے

Marfat.com

بیزاری اختیار کرنا ہے "

(۱) ۔ سیرۃ عمر بن الخطاب لابن الجوزی ص ۳۲-۳۳
طبع مصری ۔

(۲) ریاض النضرہ ص ۵۰ ۔ جلد اوّل ۔

(۲) ——— حضرت عمرؓ کے حق میں حضرت زیدؒ کی عقیدت مندی اور ان کی دیانتداری و راست عملی کا اقرار و اعتراف کرنا اب شیعہ کی معتبر کتابوں سے ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے تاکہ مضمون ہذا مسلم الطرفین ہو جائے ۔ اور قبل ازیں یہ مضامین ذرا تفصیل سے ہم حصہ صدیقی کے آخری باب پنجم میں درج کر چکے ہیں

——— سید جمال الدین ابن عنبہ شیعی نے کتاب "عمدۃ الطالب" میں تحت اخبار زید شہید کے لکھا ہے :

..... وَكَانَ اَصْحَابُ زَيْدٍ لَمَّا خَرَجَ سَاَلُوْهُ مَا تَقُوْلُ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ ؟ فَقَالَ مَا اَقُوْلُ فِيْهِمَا اِلَّا الْخَيْرَ وَمَا سَمِعْتُ مِنْ اَهْلِيْ فِيْهِمَا اِلَّا الْخَيْرَ فَقَالُوْا لَسْتَ بِصَاحِبِنَا .....

..... وَتَفَرَّقُوْا عَنْهُ فَقَالَ رَفَضْتُمُوْنَا فَسُمُّوا الرَّافِضَةَ "

حاصل یہ ہے کہ حضرت زید نے جب (خلیفۂ وقت) کے خلاف خروج کیا اس وقت زید کے ساتھیوں نے ان سے سوال کیا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے ؟ زید فرمانے لگے کہ میں ان دونوں کے حق میں کلمۂ خیر ہی کہتا ہوں اور اپنے خاندانی بزرگوں سے بھی ان کے بارہ میں میں نے کلمۂ خیر ہی سنا ہے ۔ یہ جواب سنکر وہ کہنے لگے کہ آپ ہمارے خلیفہ و امیر نہیں ہیں ۔ زید سے یہ لوگ متفرق ہو گئے اور ساتھ چھوڑ دیا ۔ زید کہنے لگے

Marfat.com

کہ انہوں نے ہمیں چھوڑ دیا ہے، پس ان کا نام رَفضہ و رافضی رکھا گیا۔
(جماعت کو چھوڑ دینے والے)"

——— ایرانی بادشاہ شاہ فتحعلی کے وزیر اعظم مرزا تقی لسان الملک نے اپنی مشہور تصنیف ناسخ التواریخ جلد دوم میں اس واقعہ کو مندرجہ ذیل عبارت میں پیش کیا ہے:

"۔۔۔۔ کہ طائفہ از معارف کوفہ با زید بیعت کردہ بودند، در خدمتش حضور یافتہ گفتند رحمک اللہ در حق ابی بکرؓ و عمرؓ چہ گوئی؟ فرمود در بارۂ ایشاں جز بخیر سخن نگفتم و از اہل خود نیز در حق ایشاں جز سخن خیر نشنیدہ ام۔۔۔۔ بالجملہ زید فرمود ایشاں بر کسے ظلم و ستم نراندند و بکتاب و سُنّتِ رسول کار کردند"

(ناسخ التواریخ جلد ۲ ص ۵۹۰۔ طبع ایران۔ قدیم طبع)

"یعنی کوفہ کے مشہور لوگوں کی ایک جماعت (جس نے حضرت زیدؓ کے ہاتھ بیعت کی ہوئی تھی) زید کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی کہ اللہ آپ پر رحم فرمائے ابوبکرؓ و عمرؓ کے حق میں آپ کیا خیال رکھتے ہیں؟ زید بن امام زین العابدینؓ نے فرمایا کہ میں ان دونوں کے حق میں کلمۂ خیر اور بہتر بات کے سوا کوئی قول نہیں کرتا اور میں نے اپنے خاندان (اہلِ بیت) سے بھی ان دونوں کے بارہ میں کلمۂ خیر کے بغیر کچھ نہیں سنا"

(مطلب یہ ہے کہ تمام خاندانی بزرگ شیخین کے متعلق اچھا گمان رکھتے تھے) اور فرمایا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ نے کسی ایک شخص پر ظلم و ستم روا نہیں رکھا تھا اور کتاب اللہ و سنتِ رسول اللہ پر کاربند تھے"

فصل سوم

اس فصل میں سیدنا محمد باقرؒ کے فرمودات جو حضرت عمر فاروق رضؓ کے بارے میں مروی ہیں وہ یہاں نقل کیے جاتے ہیں قبل ازیں صدیقی حصہ کے باب پنجم میں بھی ذرا تفصیل سے درج کیے جا چکے ہیں۔ یہاں دوبارہ نقل کیے ہیں تاکہ جس دوست کے سامنے حصہ صدیقی نہیں گزرا وہ بھی ائمہ اہلِ بیت کے فرامین سے ناواقف و ناآشنا نہ رہے۔ بلکہ ان سے مستفید ہو سکے۔

(۱)

جو شخص ابوبکرؓ و عمرؓ کی فضیلت نہیں پہچانتا وہ سنّتِ نبوی سے جاہل ہے

"۔۔۔ حدثنا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحاق عن ابی جعفر محمد بن علیٍ قال من لم یعرف فضل ابی بکرٍ و عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقد جہل السنّۃ"

(۱) حلیۃ الاولیاء ابونعیم اصفہانی۔ ج ۳ ص ۱۸۵ تذکرہ محمد باقرؒ۔

(۲) ریاض النضرہ، ج ۱ ص ۵۷ بحوالہ ابن السمان (الباب الخامس)

یعنی حضرت باقرؒ فرماتے ہیں کہ

"جو شخص ابوبکرؓ و عمرؓ کی فضیلت کی شناخت نہیں رکھتا اور ان کے مرتبہ کو نہیں پہچانتا وہ سُنّتِ نبوی سے جاہل ہے"

Marfat.com

(۲)

سیدنا محمد باقرؒ سیدنا ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں بزرگوں کے ساتھ محبت و دوستی رکھتے تھے اور ان کے حق میں استغفار کرتے تھے

"... حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ....
اِكَانَ مِنْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اَحَدٌ يَسُبُّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَؓ قَالَ لَا فَاُحِبُّهُمَا وَ
اَتَوَلَّاهُمَا وَاَسْتَغْفِرُ لَهُمَا "

(طبقات ابن سعد، ج ۵ ص ۲۳۶ - تذکرہ محمد باقر طبع لیدن یورپ)

حاصل یہ ہے کہ جابر کہتا ہے کہ میں نے محمد باقر کو کہا کہ .... تم اہلِ بیت میں کوئی شخص ایسا گزرا ہے جو ابوبکرؓ و عمرؓ کو سب و شتم کرتا ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ نہیں! میں تو ان دونوں حضرات کو دوست رکھتا ہوں اور ان سے موالات اور محبت رکھتا ہوں اور ان کے حق میں استغفار کرتا ہوں"

(۳)

جو لوگ شیخین (ابوبکر الصدیقؓ و عمر فاروقؓ) سے بیزاری و تبرّی اختیار کریں ان سے امام باقرؒ بیزار ہیں

(۱) — حَدَّثَنِيْ شُعَيْبَةُ الْخَيَّاطُ مَوْلَى جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ اَبُوْ جَعْفَرٍ
مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ لَمَّا وَدَّعْتُهُ اَبْلِغْ اَهْلَ الْكُوْفَةِ اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِمَّنْ تَبَرَّأَ

مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وَاَرْضَاھُمَا ؛

(۱) ۔ حلیۃ الاولیاء ، ج ۳ ص ۱۸۵ ۔ تذکرہ محمد باقرؒ

(۲) ۔ ریاض النضرۃ ۔ ج ۱ ص ۱۰ ۔ الباب الخامس

یعنی شعبہ خیاط کہتا ہے کہ جب میں محمد باقرؒ کو رخصت کرنے گیا تو آپ نے مجھے بطور وصیت فرمایا کہ میری طرف سے اہلِ کوفہ کو پیغام دے دو کہ جو شخص ابوبکرؓ و عمرؓ سے بیزاری کرتا ہے میں اس سے بری ہوں ۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں سے راضی ہوں اور ان کو راضی رکھیں ؛

(۲) ـــــ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ یَا جَابِرُ بَلَغَنِیْ اَنَّ قَوْمًا بِالْعِرَاقِ یَزْعُمُوْنَ اَنَّھُمْ یُحِبُّوْنَنَا وَیَتَنَاوَلُوْنَ اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا وَیَزْعُمُوْنَ اَنِّیْ اَمَرْتُھُمْ بِذَالِکَ فَاَبْلِغْھُمْ اَنِّیْ اِلَی اللّٰہِ مِنْھُمْ بَرِیْءٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ وَلِیْتُ لَتَقَرَّبْتُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِدِمَائِھِمْ لَا نَالَتْنِیْ شَفَاعَۃُ مُحَمَّدٍ اِنْ لَمْ اَکُنْ اَسْتَغْفِرُ لَھُمْ وَاَتَرَحَّمُ عَلَیْھِمَا اَنَّ اَعْدَاءَ اللّٰہِ لَغَافِلُوْنَ عَنْھُمَا ؛

(۱) ـــ حلیۃ الاولیاء اصفہانی ۔ ج ۳ ص ۱۸۰ ۔ تذکرہ امام باقرؒ

(۲) ـــ ریاض النضرہ ، ج ۱ ص ۵۰ ۔ الباب الخامس ۔

حاصل یہ ہے کہ حضرت محمد باقرؒ نے فرمایا کہ اے جابر مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ عراق میں ایک قوم ہے وہ لوگ ہماری محبت اور دوستی کے دعویدار ہیں اور ابوبکرؓ و عمرؓ کے متعلق کمی بیشی (اور طعن تشنیع) کرتے ہیں ۔ (مزید برآں یہ) کہتے ہیں کہ میں نے ان کو اس چیز کا امر کیا ہے (میری جانب سے) ان کو اطلاع کر دو کہ اللہ تعالیٰ گواہ و شاہد ہے کہ میں ان سے بری و بیزار

Marfat.com

ہوں جس ذات کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس کی قسم ہے کہ اگر مجھے اس قوم پر حکومت حاصل ہو جائے تو ان کی خون ریزی و قتل کر کے اس کے بدلے تقرب و نزدیکی حاصل کروں۔ مجھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت بھی نصیب نہ ہو اگر میں ابوبکرؓ و عمرؓ کے لیے استغفار نہ کروں اور ان کے حق میں ترحم و دعا کے کلمات نہ کہوں۔ اللہ کے دشمن ان دونوں (کے مقام) سے غافل ہیں۔"

(۳) ۔۔۔ وَخَرَجَ الدَّارَقُطْنِیُّ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ اَنَّهٗ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ سَاَلَ اَبَا جَعْفَرِ الْبَاقِرَ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ فَتَرَحَّمَ عَلَیْهِمَا فَقَالَ لَهٗ اَبُوْحَنِیْفَةَ اِنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ عِنْدَنَا بِالْعِرَاقِ اِنَّکَ تَبَرَّاُ مِنْهُمَا فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ کَذَبُوْا وَرَبِّ الْکَعْبَةِ ثُمَّ ذَکَرَ لِاَبِیْ حَنِیْفَةَ تَزْوِیْجَ عَلِیٍّ بِنْتَهٗ اُمَّ کُلْثُوْمٍ بِنْتَ فَاطِمَةَ مِنْ عُمَرَ وَاَنَّهٗ لَوْلَمْ یَکُنْ لَهَا اَهْلٌ مَا زَوَّجَهٗ اِیَّاهَا فَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ لَوْکَتَبْتَ اِلَیْهِمْ فَقَالَ لَا یُطِیْعُوْنِیْ بِالْکِتَابِ۔"

(الصواعق المحرقہ، ص ۲۸ - الفصل الخامس فی ذکر الشبہات الشیعہ تحت الشبہۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۲۸ - طبع مصر، طبع معہ تطہیر الجنان

ـــــ المناقب لامام الاعظم للموفق بن احمد المکی ج ۲ ص ۱۶۵

ـــــ المناقب مکدی ص ۱۱۰ ج ۲ طبع دکن۔

یعنی دارقطنی نے امام ابوحنیفہؒ سے تخریج کی ہے کہ امام ابوحنیفہؒ جب مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو ابوجعفر امام محمد باقرؒ سے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے بارے دریافت کیا تو انہوں نے حضرت صدیقؓ و حضرت فاروق اعظمؓ پر ترحم کے کلماتِ دعائیہ ارشاد فرمائے۔ یہ سنکر ابوحنیفہ نے محمد باقرؒ کو کہا کہ ہمارے ہاں عراق میں لوگ کہتے ہیں کہ آپ ابوبکرؓ و عمرؓ سے تبری و بیزاری

Marfat.com

کیا کرتے ہیں۔ محمد باقرؒ نے کہا کہ معاذ اللہ (اللہ کی پناہ) ربِ کعبہ کی قسم انہوں نے یہ سب جھوٹ اور دروغ کہا۔ پھر سیدنا باقرؒ نے امام ابوحنیفہؒ کے سامنے تدوینِ اُمِ کلثوم کے ساتھ استدلال پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگر عمرؓ بن الخطاب اس چیز کے اہل نہ ہوتے تو ان کو حضرت علیؓ اپنی دختر اُمِ کلثوم کا نکاح نہ کر دیتے۔ امام ابوحنیفہؒ نے کہا کہ آپ یہ چیز اہل عراق کو لکھ کر ارسال کریں تو بہتر ہوگا آپ نے فرمایا وہ میری تحریر کو تسلیم نہیں کرتے۔"

(۳)۔ اسی مضمون کی ایک روایت ابنِ جریر طبری نے کثیر النوا کے ذریعہ امام باقرؒ سے نقل کی ہے۔ اس میں محمد باقرؒ نے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ سے تبرّی و بیزاری کرنے کو ضلالت و گمراہی قرار دیا ہے اور ان حضرات کے ساتھ تولّی و محبت رکھنے کی تلقین کی ہے۔

(۱) تفسیر ابن جریر طبری جلد ۴ ص ۲۶ مع نیشاپوری تحت الآیہ واخواناً علیٰ سُرر متقابلین

(۲)۔ تفسیر ابن کثیر تحت آیت مذکورہ، ج ۲۔ ص ۵۵۳ طبع مصر۔

(۴)

اراضی کو ثُلث و رُبع پر کاشت کے لیے دینے کا مسئلہ

سیدنا محمد باقر رضی اللہ عنہ نے زمین کو حصہ سوم و حصہ چہارم پر مزارعت کے لیے دینے کے جواز کی خاطر استدلال قائم کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ یَقُوْلُ اٰلُ اَبِیْ بَکْرٍؓ وَاٰلُ عُمَرَؓ وَاٰلُ عَلِیٍّؓ

Marfat.com

یدفعون ارضیہم بالثلث والربع "

(المصنف لعبدالرزاق، ج ۸ ص ۱۰۱۔ باب المزارعۃ علی الثلث والربع)

"یعنی آل ابی بکرؓ اور آل عمرؓ اور آل علیؓ اپنی اپنی اراضی آمدن کے ثلث اور ربع پر مزارعین کو دیا کرتے تھے۔

حضرت محمد باقرؒ کے استدلال سے واضح ہو گیا کہ ان بزرگوں کا دین و مذہب ایک تھا۔ الگ الگ مذہب نہ تھا۔ مسائل میں ایک دوسرے کے افعال کو دلیل بناتے اور اعمال کو استدلال میں پیش رکھتے تھے جو ان کے باہمی اخلاص اور دوستی اور دینی اعتماد کا بین ثبوت ہے۔

(۵)

امام محمد باقرؒ کے اقوال و فرامین کے آخر میں ان کا قول پیش کیا جاتا ہے جو شیعہ علماء اور اہل السنۃ علماء دونوں نے نقل کیا ہے۔ کثیر النواء کے ذریعہ منقول ہے۔ کثیر النواء کا خلوص تشیع محتاج دلیل نہیں ہے۔ امام کے اس فرمان سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں ان میں سے چند ایک بصورت عنوان یہاں درج کیے جاتے ہیں۔

(۱) حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ نے حبہ برابر بھی اہل بیت کے حقوق ضائع نہیں کیے۔

(۲) دونوں عالم میں دوستی و تولّی کے مستحق ہیں۔

(۳) مغیرہ اور نبّان نے ائمہ کرام پر جھوٹ و کذب تجویز کر کے مسلمانوں میں نشر کر دیئے۔

——— قَالَ اَبُوْبَکْرٍ (الجوھری) ..... قَالَ یَحْیٰی بْنُ الْمُتَوَکِّلِ اَبُوْ عَقِیْلٍ کَثِیْرُ النَّوَاءِ قُلْتُ لِاَبِیْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ جَعَلَنِیَ اللّٰہُ فِدَاکَ

Marfat.com

اَرَاَیْتَ اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ هَلْ ظَلَمَاکُمْ مِنْ حَقِّکُمْ شَیْئًا اَوْقَالَ ذَهَبَا بِهٖ مِنْ حَقِّکُمْ فَقَالَ لَا ! وَالَّذِیْ اَنْزَلَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا مَا ظَلَمَانَا مِنْ حَقِّنَا مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاکَ اَفَاَتَوَلَّاهُمَا قَالَ نَعَمْ وَیْحَکَ تَوَلَّهُمَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا اَصَابَکَ فَفِیَّ عُنُقِیْ ثُمَّ قَالَ فَعَلَ اللّٰهُ بِالْمُغِیْرَةِ وَبَنَانَ فَاِنَّهُمَا کَذَبَا عَلَیْنَا اَهْلَ الْبَیْتِ ۔

(۱) ۔ وفاء الوفاء باخبار دار المصطفٰے از علامہ نور الدین السمہودی ج ۳ ص ۱۰۰۱ ۔ فصل فی صدقاتہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

(۲) ۔ شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید المعتزلی الشیعی طبع بیروت شام ، ج ۴ ص ۱۱۳ ۔ بحث فدک الفصل الاول ۔

حاصل یہ ہے کہ :

"کثیر النواء کہتا ہے کہ میں نے امام باقرؑ سے عرض کیا کہ میں آپ پر قربان جاؤں کیا ابوبکرؓ و عمرؓ بن الخطاب نے تمہارے حقوق میں ظلم و ستم روا رکھا تھا ؟ یا تمہارے حق کو برباد و ضائع کر دیا تھا ؟ امام نے جواب دیا کہ بالکل نہیں ! اس ذات کی قسم جس نے تمام عالم کے نذیر پر اپنا قرآن مجید نازل فرمایا ۔ ان دونوں (بزرگوں نے) ہمارے حقوق سے ایک دانہ کے برابر بھی ضائع نہیں کیا اور ظلم نہیں کیا ۔

کثیر کہتا ہے پھر میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان ہوں ان دونوں کے ساتھ تولّی اور دوستی رکھوں ؟ سیدنا محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ان سے تجھے دنیا و آخرت دونوں عالم میں دوستی رکھنی چاہیے ! اور بالفرض ، کوئی وبال پیش آئے تو وہ میری گردن پر ہوگا ۔

پھر فرمایا کہ مغیرہ بن سعید اور بنان کے ساتھ اللہ تعالیٰ وہی معاملہ فرمائے جس کے وہ اہل ہیں ان دونوں نے ہم اہلِ بیت پر جھوٹ، کذب و افتراء و دروغ بنا بنا کر پھیلا دیے اور ہماری طرف منسوب کر دیئے۔"

—— محمد باقرؒ کا یہ فرمان جس کو شیعہ و سنّی عُلماء نقل کر رہے ہیں بڑا وزنی ہے اور ہزار توجہ کا مستحق ہے۔ ناظرین کرام اس کو بار بار ملاحظہ فرما کر صحیح رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

Marfat.com

فصل چہارم

اِس فصل میں حضرت جعفر صادقؒ کے وہ اقوال درج کیے جاتے ہیں جن میں حضرت ابوبکر الصدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ کی عظمت اور فضیلت کو بیان کیا گیا ہے قبل ازیں حصہ صدیقی باب پنجم میں یہ مضمون مفصل گذر چکا ہے یہاں مختصراً تحریر ہے۔

(۱)

جو شیخین (ابوبکرؓ و عمرؓ) کے ساتھ تولّی و دوستی نہ کرے اس کو شفاعت نبویؐ نصیب ہو

. . . . "عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی حَفْصَةَ قَالَ قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَبُوْبَکْرٍ جَدِّیْ اَفَیُسَبُّ الرَّجُلُ جَدَّہٗ اِنَالَتْنِیْ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ اِنْ لَمْ اَکُنْ اَتَوَلَّاھُمَا وَاَبْرَأُ مِنْ عَدُوِّھِمَا"

(سیرت عمر بن الخطاب لابن جوزی ص ۳۲ طبع مصری)

یعنی سالم کہتا ہے کہ سیدنا جعفر صادق نے فرمایا کہ ابوبکرؓ میرے (جد اور نانا ہیں) کوئی شخص اپنے آباو اجداد کو گالی دیتا ہے؟ نبی اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہی مجھے نصیب نہ ہو اگر میں ابوبکرؓ و عمرؓ سے تولّی اور دوستی نہ رکھوں اور میں اُن کے دشمن سے بیزاری اختیار نہ کروں"

(۲)

حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ امام عادل تھے حق پر تھے تا زیست حق پر قائم رہے قیامت میں ان پر اللہ کی رحمت ہو

. . . . فَقَالَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ مَا نَقُوْلُ

فِیْ حَقِّ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ ھُمَا اِمَامَانِ عَادِلَانِ قَاسِطَانِ کَانَا عَلَی الْحَقِّ وَمَاتَا عَلَیْہِ فَعَلَیْھِمَا رَحْمَۃُ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ؛

(کتاب" احقاق الحق" قاضی نوراللہ شوستری شیعی، ج ۱ ص ۱۶ طبع مصر قدیم - وص ۰، جلد اول طبع جدید طہرانی معہ تعلیقات نجفی)

حاصل یہ ہے کہ

"ایک شخص نے جعفر صادقؒ سے ابوبکرؓ و عمرؓ کے متعلق سوال کیا تو امام موصوف نے جواباً فرمایا کہ یہ دونوں بزرگ (تمام اہلِ اسلام) کے امام تھے عدل وانصاف کرنے والے تھے، حق بات پر قائم رہے، حق پر ہی ان کا خاتمہ ہوا۔ قیامت میں اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل فرمائے"

(۳)

حضرت جعفر صادقؒ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے ساتھ تولّی و دوستی رکھتے تھے۔ ان کی قبر پر جاکر سلام مسنون کہتے تھے۔

—— وَالْمَرْوِیُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اِنَّہٗ کَانَ یَتَوَلَّاھُمَا وَیَاْتِی الْقَبْرَ فَیُسَلِّمُ عَلَیْھِمَا مَعَ تَسْلِیْمِہٖ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "

(۱) — کتاب الشافی، ص ۲۳۸ طبع قدیم بمع تلخیص الشافی از سید مرتضیٰ الشیعی۔

(۲) — شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید الشیعی، ج ۴ ص ۱۴۰۔ بحث فدک۔ الفصل الثالث۔

Marfat.com

مطلب یہ ہے کہ جعفر صادقؒ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے ساتھ دوستی اور مودت رکھتے تھے جس وقت سید الاولین و الآخرین نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی قبر شریف پر صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کے لیے حاضر ہوتے تو ابوبکر الصدیق اور عمر بن الخطاب کی قبور پر بھی سلام و تسلیم کہتے تھے۔

- اہل علم پر واضح رہے کہ صاحب الشافی سید مرتضیٰ علم الہدیٰ اس چیز کا کوئی معقول جواب نہیں پیش کر سکے۔ آخر الحیل وہی دیرینہ نسخہ استعمال فرمایا ہے کہ امام سے یہ کلام بطور تقیہ کے صادر ہوئی ہے۔

Marfat.com

فصل پنجم

——— یہ اس باب کا آخری فصل ہے اس میں یہ ذکر کیا جاتا ہے کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی اولاد میں اپنے بیٹوں کا نام عُمر تجویز کیا ہے۔ امام حسنؓ کی اولاد میں ان کے ایک لڑکے کا نام عُمر موجود ہے۔ امام حسینؓ کے صاحبزادوں میں شیعہ علماء نے ایک کا نام عُمر تحریر کیا ہے۔ اسی طرح زین العابدین نے اپنے ایک لڑکے کا نام عُمر رکھا ہے۔

حضرت عُمرؓ کا مبارک نام حضرت علی المرتضیٰؓ کی اولاد شریف میں نسلاً بعد نسل جاری رہنا کوئی اتفاقیہ امر نہیں اور نہ ہی کوئی وقتی واقعہ ہے یہ ایک حقیقتِ صحیحہ ہے جو ان ائمہ کرام کے درمیان ہمیشہ جاری رہی۔

اس چیز نے ثابت کر دیا کہ سیدنا حضرت علیؓ اور سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کے درمیان مودّت تھی، محبّت تھی، دوستی تھی، یگانگت تھی۔ ان حضرات کے درمیان کسی قسم کی مذہبی یا سیاسی کوئی دشمنی نہ تھی، نفرت نہ تھی، مخالفت نہ تھی، معاندت نہ تھی۔

اس مسئلہ کے لیے مندرجہ واقعات مضبوط دلیل کی حیثیّت رکھتے ہیں۔

اب شیعہ بزرگوں کی معتبر کتابوں سے حوالہ جات بلفظہٖ نقل کر کے پیش کیے جاتے ہیں۔

یہ مضمون حصّہ صدیقی کے آخری باب پنجم کے فصل ہفتم میں ذرا مفصّل بیان کیا جا چکا ہے اور سُنّی و شیعہ دونوں جانب کی کتب سے بیان ہُوا۔ اب یہاں یہ مسئلہ مختصراً صرف شیعی کتابوں سے نقل کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

(۱)

حضرت عُمر بن الخطّاب کا مُبارک نام
حضرت علی المرتضیٰ رضؓ کے صاحبزادوں میں

اوّل:

—— مشہور شیعہ مؤرخ احمد بن ابی یعقوب بن جعفر الکاتب المتوفّی ۲۵۹ھ یا ۲۹۲ھ نے اپنی تاریخ یعقوبی میں حضرت علیؓ کی ذکور اولاد یعنی صاحبزادے شمار کرتے ہوئے گیارھویں نمبر پر عمر بن علیؓ کا ذکر کیا ہے۔ عبارت ذیل ہے:

"..... وَكَانَ لَهٗ مِنَ الْوَلَدِ الذُّكُوْرِ اَرْبَعَةَ عَشَرَ ذَكَرًا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَمُحَسِّنٌ مَاتَ صَغِيْرًا اُمُّهُمْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (م) ..... وَعُمَرُ اُمُّهٗ اُمُّ حَبِيْبٍ بِنْتُ رَبِيْعَةَ الْبَكْرِيَّةُ ..... الخ"

(تاریخ یعقوبی، ج ۲ ص ۲۱۳ - تحت حالاتِ علی المرتضیٰ، طبع جدید بیروت)

دوم:

شیعہ کے مُسلّم مجتہد علّامہ الشیخ المفید (محمد بن محمد بن النعمان) متوفی ۴۱۳ھ نے اپنی معتبر تالیف "الارشاد" باب ذکر اولاد امیر المومنین علیہ السّلام میں حضرت علی المرتضیٰ کی مذکر و مؤنث اولاد ستائیس ۲۷ عدد نام بنام درج کی ہے۔ الحسن والحسین ..... اور چھٹے و ساتویں نمبر پر عُمر اور اس کی بہن رُقیّہ کو جو اس کی توأم ہے (یعنی جڑویں جنی ہوئی ہے) لکھا ہے "وعمر ورقیّۃ کانا توأمین ..... الخ"

Marfat.com

(ارشاد شیخ مفید ص ۱۶۷ - ۱۶۸ - طبع جدید طہرانی - باب
ذکر اولاد علی علیہ السلام -

سوم :

شیعہ کے مشہور و معروف منقبت گو و تراجم نویس فاضل علی بن عیسیٰ اربلی نے اپنی کتاب کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمہ (جو ۶۸۷ھ کی تصنیف ہے) میں حضرت علیؑ کی اولاد شریف کے ذکر میں چودہ عدد صاحبزادے اور انیس ۱۹ عدد لڑکیاں تحریر کی ہیں وہاں شمار میں تیرھویں نمبر پر عمر بن علیؑ کا نام لکھا ہے - عبارت ذیل ہے :-

"..... الذکور الحسنؑ والحسینؑ ومحمدؐ الاکبر - عبیداللہؑ
وابوبکر والعباسؑ وعثمانؑ وجعفرؑ وعبداللہؑ ومحمدؐ الاصغر و
یحییٰؑ وعونؑ وعمرؑ ومحمدؐ الاوسط علیہم السلام"

(کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ، جلد اول ص ۵۹۰
بمع ترجمہ المناقب فارسی طبع جدید تبریز طہران)

چہارم :-

سید جمال الدین احمد بن علی المعروف ابن عنبہ متوفی ۸۲۸ھ نے اپنی تصنیف عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب الفصل الخامس میں تحریر کیا ہے .....

"ذکر عقب عمر الاطرف بن امیر المؤمنین علیہ السلام
امہ الصہباء التغلبیۃ ..... من سبی الیمامۃ ..... الخ

(عمدۃ الطالب، ص ۳۶۱ - الفصل الخامس مطبوعہ
نجف اشرف عراق - طبع جدید، مطبع حیدریہ)

پنجم :

گیارھویں صدی کے مشہور مجتہد ملا باقر مجلسی (متوفی ۱۱۱۱ھ) نے اپنی معتبر کتاب

جلاء العیون" فارسی باب عدد شہداء اہل البیت (جو عاشورا کے روز شہید ہوئے تھے) میں لکھا ہے کہ:۔

"تو نفر از فرزندان امیر المومنین۔ حضرت سید الشہدا، و عباس و پسر او محمد و عمر و عثمان و جعفر و ابراہیم و عبد اللہ اصغر و محمد اصغر پسران امیر المومنین علیہ السلام۔ الخ

(جلاء العیون ص ۴۶۴-۴۶۵ فارسی ملا باقر، تحت ذکر شہداء کربلا از اولاد امیر المومنین، طبع تہران، سن طباعت ۱۳۲۴ھ)

ششم:

کتاب منتہی الآمال (از علامہ شیخ عباس القمی شیعی مجتہد صدی چہاردہم) فصل ششم میں امیر المومنین علیؓ کی اولاد کی تفصیل دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"... عمر و رقیہ کبریٰ ست کہ ہر دو تن توأم از مادر متولد شدند و مادر ایشاں اُمِ حبیب دختر ربیعہ است .. الخ

(اہل علم پر واضح رہے کہ اسی اُمِ حبیب کو الصہباء التغلبیہ بھی کہتے ہیں)۔

(منتہی الآمال ص ۱۹۲-۱۸۷، ج ۱ تحت خود فصل مذکور)

ہفتم:

شیخ عباس قمی شیعی چودھویں صدی کے مجتہد مذکور نے اپنی کتاب "تحفۃ الاحباب" میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اس صاحبزادہ کا تذکرہ لکھا ہے:

"عمر بن علی بن ابی طالب (ع)۔ کنیت اش ابو القاسم مادرش صہباء است و با رقیہ توأم بدنیا آمدہ و آنجناب بفصاحتِ زبان و سماحتِ طبع معروف بود ..... و او آخر کس ست از پسرانِ

امیرالمومنینؑ کہ وفات کردہ ... الخ

(تحفۃ الاحباب ۲۵۱-۲۵۲ تحت عمر بن علی)

تمام مندرجہ حوالہ جات کا خلاصہ وحاصل یہ ہے کہ

(۱) ـــــ حضرت علی المرتضیٰؓ کے ایک صاحبزادہ کا نام عمر ہے۔

(۲) ـــــ اس کی کنیت ابوالقاسم ہے اور اس کا لقب الاطرف ہے۔

(۳) ـــــ یہ اپنی حقیقی بہن رقیہ بنت علی المرتضیٰ کے ساتھ توأم (یعنی جڑواں) پیدا ہوا تھا۔

(۴) ـــــ ان دونوں (عمر و رقیہ) کی ماں کا نام الصہباء التغلبیہ البکریہ ہے جو صدیقی خلافت میں قبیلہ بنی تغلب کے قیدیوں میں قید ہو کر آئی تھی۔ اس کی کنیت اُمِّ حبیب بنتِ ربیعہ ہے۔ (یہ سیدنا صدیقِ اکبر کا حضرت علیؓ کو عطیہ تھا۔

(۵) ـــــ صاحبزادہ عمر بن علی بڑا فصیح اللسان اور طبعاً سخی مرد تھا۔

(۶) ـــــ حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خداؓ کے صاحبزادوں میں سب سے آخر میں اس کی وفات ہوئی۔

(۲)

حضرت عمر فاروقؓ کا نام امام حسن مجتبیٰ کی اولاد میں ـــــ

اوّل:

ـــــ شیعہ کے معتبر مؤرخ احمد بن ابی یعقوب بن جعفر نے اپنی تاریخ یعقوبی میں امام حسنؓ کی اولاد کے ذکر کے تحت لکھا ہے کہ امام حسنؓ کے آٹھ عدد لڑکے تھے اور تیسرے لڑکے کا نام عُمر ہے۔

عبارت یعقوبی یہ ہے۔

ـــــ وکان للحسن من الولد ثمانیۃ ذکورٍ وھم الحسنؓ بن الحسن

Marfat.com

المثنّٰی و امّہ خولۃ بنت منظور الفزاریۃ - وزیدٌ بن الحسن و امّہ
ام بشر بنت ابی مسعود الانصاری الخزرجی - وعمرٌو القاسم و
ابوبکر و عبدالرحمٰن لامہات اولاد شتّٰی وطلحۃ وعبیداللہ "

(تاریخ یعقوبی جلد ثانی ص ۲۲۸ - طبع جدید بیروت
ذکر اولاد امام حسن بن علی بن ابی طالب)

دوم

شیخ مفید نے اور اسی طرح شیعہ فاضل اربلی نے کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ میں امام حسن مجتبیٰ کی اولاد کے تذکرہ میں حضرت حسن (مثنّٰی) بن امام حسن کے حالات کے لیے الگ فصل قائم کیا ہے وہاں امام حسن کے فرزندوں میں عمر بن الحسن درج کیا ہے اور ابوبکر بن الحسن کا نام بھی لکھا ہے "

(۱) ارشاد شیخ مفید ص ۱۰۶، باب ذکر ولد الحسن بن علی علیہم السلام -
(۲) کشف الغمہ، ج ۲، ص ۱۵۸ - طبع تبریز ی ایرانی
بمع ترجمۃ المناقب فارسی -

سوم

اور سید جمال الدین ابن عنبہ شیعی بزرگ نے اپنی کتاب عمدۃ الطالب میں امام حسنؑ کی اولاد میں زیدؓ - حسنؓ مثنّٰی - عبداللہؓ (اس کی کنیت ابوبکر ہے) - وعمرؓ وغیرہ ذکر کیے ہیں "

(عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۸۱
بیان اولاد امام حسنؑ - طبع مطبع حیدریہ نجف اشرف عراق)

چہارم

شیعوں کے مسلّم مجتہد ملّا باقر مجلسی نے جلاء العیون میں اہلِ بیت کے شہداء کربلا

Marfat.com

کی تعداد ذکر کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ:

"... وچہار نفر از فرزندانِ امام حسن ابوبکرؓ وعبداللہؓ وقاسمؓ وبشرؓ بعضی بجائے بشر عمر گفتہ اند۔

واز فرزندان امام حسینؓ آنچہ مشہور ست علی اکبر وعبداللہ کہ در کنار حضرت شہید شدو یعنی ابراہیم ومحمد وحمزہ وعلی دیگر وجعفر وعمر وزید گفتہ اند۔"

(کتاب "جلاء العیون" فارسی ملا باقر مجلسی، ص ۴۶۴-۴۶۵ باب دربیان عدد شہداء اہل البیت کہ در روز عاشورہ شہید شدند)

پنجم

شیخ عباس قمی مجتہد صدی چہاردہم نے اپنی مشہور کتاب منتہی الآمال باب چہارم، فصل ششم امام حسن کی اولاد کے ذکر میں درج کیا ہے کہ

"... عمر بن الحسن ودو برادر اعیانی او قاسم وعبداللہ ومادر ایشان ام ولد ست ... الخ

(منتہی الآمال، ج ۱ ص ۲۴۰-باب مذکور وفصل مذکور-طبع تہران-تختی خورد)

حوالہ جات ہذا کا خلاصہ یہ ہے کہ

(۱) — امام حسن مجتبیٰ بن علی المرتضیٰ کے صاحبزادے علی اختلاف الروایات آٹھ عدد ہیں۔

(۲) — ان میں ایک صاحبزادہ بالاتفاق عمر بن الحسن ہے۔

(۳) — اس کی ماں اُمّ ولدہ ہے۔

(۴) — بعض علماء کے نزدیک یہ بھی اپنے چچا امام حسینؓ کے ساتھ کربلا میں شہید ہوا تھا۔

(۳)

حضرت سیدنا عمرؓ بن الخطّاب کا اسم گرامی امام زین العابدین علی بن الحسینؓ کی اولاد میں جاری ہے

اوّل - اصول کافی کتاب الحجۃ باب مایفصل بہ بین دعوی المحق والمبطل فی امر الامامۃ میں محمد بن یعقوب کلینی رازی نے ایک تعزیت کا واقعہ درج کیا ہے اس میں عمر بن علی بن الحسین کا ذکر موجود ہے - عبارتِ ذیل ملاحظہ فرما کر تسلی کر لیں:

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مُحَمَّدِ الْجَعْفَرِیِّ قَالَ اَتَیْنَا خَدِیْجَۃَ بِنْتَ عُمَرَ بْنِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ نُعَزِّیْھَا بِابْنِ بِنْتِھَا فَوَجَدْنَا عِنْدَھَا مُوْسٰی بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَسَنِ فَاِذَا ھِیَ فِیْ نَاحِیَۃٍ قَرِیْبًا مِّنَ النِّسَاءِ فَعَزَّیْنَاھَا... الخ:

(اصول کافی کتاب الحجۃ ص ۲۲۵ طبع لکھنؤ نول کشور)

باب مایفصل بہ بین دعوی المحق والمبطل فی امر الامامۃ)

یعنی عبداللہ جعفری کہتا ہے کہ ہم علی بن الحسین (زین العابدین) کے بیٹے عمر کی لڑکی خدیجہ نامی کے پاس اس کی لڑکی کے بیٹے یعنی دوہتے کی تعزیت کرنے کے لیے آئے خدیجہ کے پاس عبداللہ بن حسن کے لڑکے موسیٰ موجود تھے اور یہ خود ایک کونہ میں عورتوں میں بیٹھی تھیں اس وقت ہم نے تعزیت کی... الخ:

دوم - ارشاد شیخ مفید میں باب ذکر ولد علی بن الحسین (امام زین العابدین) علیہما السلام میں پندرہ (۱۵) عدد اولاد ذکر کی ہے - محمد باقرؑ - عبداللہ - الحسنؑ والحسینؑ وزیدؑ وعمرؑ والحسینؑ الاصغر وعبدالرحمٰن وسلیمانؑ وعلیؑ ... الخ:

Marfat.com

یعنی یہاں چھٹے نمبر پر عُمر کا نام مذکور ہے۔ اس کے بعد لڑکیاں درج کی ہیں"۔

(ارشاد شیخ مفید، ص ۲۴۴ - باب اولاد
زین العابدین، طبع جدید طہران سن طباعت ۱۳۷۷ھ)

سوم - علی بن عیسیٰ فاضل اربلی شیعی نے کشف الغمہ، ج ۲، ص ۲۸۴ بمع ترجمہ المناقب فارسی۔ باب ذکر ولد علی بن الحسین علیہم السلام میں زین العابدین کی اولاد شمار کی ہے وہاں پہلے نمبر پر محمدؒ باقر دوسرے نمبر پر زیدؒ تیسرے نمبر پر "عُمر" ہے (زید اور عُمر دونوں کی ماں اُم ولد ہے)۔

چہارم - عمدۃ الطالب فی انساب آلِ ابی طالب میں زین العابدین کی اولاد میں ص ۱۹۴ آخر الفصل الثانی اور ص ۳۰۵ - المقصد الرابع میں عمر بن زین العابدین کا ذکر خیر موجود ہے۔ (عمدۃ الطالب ص ۱۶۴ - ۳۰۵ - طبع حیدریہ نجفِ اشرف عراق)

پنجم - چودھویں صدی کے مشہور و معروف شیعی مجتہد شیخ عباس قمی نے اپنی معتبر و مستند کتاب منتہی الآمال جلد دوم باب ششم فصل ہفتم میں امام زین العابدین کی اولاد کے تحت درج کیا ہے کہ:

"..... زید و عمر از ام ولد دیگر ..... الخ"

یعنی زین العابدین کے دو بیٹے زید و عُمر اُمّ ولد سے تھے ..... الخ

(کتاب "منتہی الآمال"، ج ۲ ص ۴۳ و ۴۵ و ۴۶ - ذکر اولاد زین العابدین)

ششم - اور شیخ عباس قمی موصوف نے اپنی تصنیف "تحفۃ الاحباب" میں عُمر نامی اسماء کے تحت زین العابدین کے لڑکے عُمر الاشرف کا ذکرِ خیر کیا ہے اور بڑی مدح و ثنا کے ساتھ تذکرہ لکھا ہے فرماتے ہیں کہ (عُمر) از فضلائے تابعین و جلیل القدر

Marfat.com

ساتوریخ وواقی صدقات پیغمبرؐ وامیر المؤمنینؑ بودہ ... الخ"

(تحفۃ الاحباب ص ۲۵۰ تحت اسماء عمر طبع طہران)

الختام بالخیر

کتاب "رحماء بینہم" کے فاروقی حصہ کو یہاں ختم کیا جاتا ہے۔ یہ کتاب ہذا کا دوسرا حصہ ہے۔

ناظرین باتمکین کی خدمت میں مکرر گذارش کی جاتی ہے کہ رسالہ ہذا کے اختتام پر اس حصہ کے تمام مضامین پر اجمالی نظر کر لی جائے۔ کل پانچ باب تھے۔ پھر ہر ایک باب میں کسی جگہ دو فصل اور کہیں چہار فصل اور بعض جگہ پانچ فصل تجویز کیے گئے تھے اس طرح کل سترہ فصول میں یہ مختلف و متنوع عنوانات مکمل کیے گئے ہیں۔

حضرت سیدنا عمرؓ بن الخطاب کے مابین اور حضرت علیؓ اور ان کی اہلیہ محترمہ اور ان کی اولاد شریف کے درمیان جو تعلقات و روابط سر دست دستیاب ہوئے وہ ذکر کیے ہیں۔

تعلقات ہذا کا نہ استیعاب مقصود تھا نہ ہی ہو سکا ہے۔ یہ مسئلہ بڑا وسیع ہے اور تمام کتابیں بھی دستیاب نہیں اور جو کتب میسر ہیں ان کا بالاستیعاب دیکھنا بھی کار دارد ہے صرف اپنے شوق کی حد تک یہ چند چیزیں جمع کی ہیں (تقبلہا اللہ تعالیٰ منا)۔ گویا خداوند قدوس کے فرمان "رحماء بینہم" کا ایک عملی و علمی نمونہ پیش خدمت کر دیا ہے۔ بزرگان دین و اکابرین اُمت کے متعلق یہ ادنیٰ خدمت اللہ تعالیٰ قبول فرما کر ان کے اقدام طیبہ میں ہمارا حشر و نشر کر دے اور ان کی معیت اُخروی نصیب فرما دے تو یہ اس کا احسان عظیم اور لطف عمیم ہوگا۔

اس کے بعد اس کا تیسرا حصہ عثمانی ہوگا۔ مالک کریم اپنی نصرت خاصہ سے بہرہ ور

Marfat.com

فرمائے تو اتمام ہو سکتا ہے۔

وھو المستعان وعلیہ التکلان صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ وصفوۃ مخلوقہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلّم۔

ناچیز محمّد نافع۔ جامعہ محمدی۔ ضلع جھنگ پنجاب

Marfat.com

مراجع برائے کتاب "رُحَمَاءُ بَیْنَہُمْ" حصّہ دوم (فاروقی)

نام کتاب	سن وفات صاحبِ کتاب
۱ - مؤطا امام مالکؒ	۱۷۹ ھ
۲ - کتاب الخراج لامام ابی یوسفؒ	۱۸۲ ھ
۳ - کتاب الآثار لامام ابی یوسفؒ	۱۸۲ ھ
۴ - کتاب الآثار لامام محمدؒ	۱۸۹ ھ
۵ - کتاب الحجۃ لامام محمدؒ	۱۸۹ ھ
۶ - کتاب الخراج لیحییٰ ابن آدم القرشی	۲۰۳ ھ
۷ - المصنّف لعبدالرزاق بن ہمام (۱۱ جلد،	۲۱۱ ھ
۸ - مُسنَد حمیدی للحافظ ابی بکر عبداللہ الزبیر	۲۱۹ ھ
۹ - کتاب الاموال لابی عبید القاسم بن سلام	۲۲۴ ھ
۱۰ - غریب الحدیث لابی عبید القاسم بن سلام ۴ جلد	۲۲۴ ھ
۱۱ - السُّنَن لسعید بن منصور	۲۲۷ ھ
۱۲ - طبقات لمحمد ابن سعد (۸ جلد) طبع لیدن	۲۳۰ / ۲۳۵ ھ
۱۳ - المصنّف لابی بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ	۲۳۵ ھ
۱۴ - کتاب نسب قریش لابی عبداللہ المصعب بن عبداللہ بن مصعب الزبیری (الزبیری)	۲۳۶ ھ
۱۵ - تاریخ خلیفہ بن خیاط (ابو عمرو) - ۲ جلد	۲۴۰ ھ
۱۶ - المسند لامام احمد بن حنبلؒ، ۶ جلد معہ منتخب کنز العمال۔	۲۴۱ ھ

Marfat.com

۱۷ - کتاب المحبر لابی جعفر محمد بن حبیب بن امیہ بغدادی - ۲۴۵ ھ

۱۸ - تاریخ کبیر لامام محمد بن اسماعیل بخاریؒ (۸ جلد) ۲۵۶ ھ

۱۹ - تاریخ صغیر ؒ ؒ ؒ (طبع ہند) ۲۵۶ ھ

۲۰ - الصحیح لامام محمد بن اسماعیل بخاری طبع نور محمدی - ۲۵۶ ھ

۲۱ - الصحیح لامام مسلم بن حجاج القشیری (طبع نور محمدی) ۲۶۰ ھ

۲۲ - السنن لابن ماجہ (ابو عبداللہ محمد بن یزید ماجہ) ۲۰۹/۲۷۵ ھ

۲۳ کتاب المراسیل لابی داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، ۲۷۵ ھ

۲۴ - جامع ترمذی لابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی ۲۷۵/۲۷۹ ھ

۲۵ - سنن ابی داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی ۲۷۵ ھ

۲۶ - المعارف لابن قتیبہ (ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبۃ الکاتب الدینوری) ۲۷۶ ھ

۲۷ - انساب الاشراف احمد بن یحییٰ بلاذری (مطبوعہ ۱۹۵۹ء) - ۲۷۷/۲۷۹ ھ

۲۸ - فتوح البلدان ؒ ؒ (سن طباعت ۱۹۵۹ء) ؒ ھ

۲۹ - کتاب قیام اللیل وقیام رمضان للشیخ محمد بن نصر المروزی ۲۹۴ ھ

۳۰ - مسند ابی یعلیٰ احمد بن علی الموصلی (قلمی پیر گوٹھ سندھ) ۳۰۷ ھ

۳۱ - تاریخ ابن جریر طبری محمد بن جریر ابی جعفر الطبری ۳۱۰ ھ

۳۲ - کتاب الکنیٰ والاسماء لابی بشر محمد بن احمد بن حماد الدولابی ۳۱۰ ھ

۳۳ - شرح معانی الآثار لابی جعفر احمد بن محمد بن سلامت الطحاوی ۳۲۱ ھ

۳۴ - کتاب الامالی ابی قاسم عبدالرحمٰن بن اسحاق الزجاجی ۳۴۰ ھ

۳۵ - السنن لدارقطنی ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی ۳۸۵ ھ

۳۶ - المستدرک للحاکم ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ نیشاپوری ۴۰۵ ھ

Marfat.com

۳۷ - حلیۃ الاولیاء لابی نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی (۱۰ جلد) ۴۳۰ھ

۳۸ - فضائل ابی بکر الصدیق لابی طالب محمد بن علی بن الفتح الحربی الفسانی
(معہ رسائل اخر بشرح ثلاثیات البخاری وغیرہ) ۴۴۶ھ

۳۹ - کتاب جمہرۃ انساب العرب لابی محمد علی بن احمد بن سعید
المعروف ابن حزم الظاہری الاندلسی ۴۵۶ھ

۴۰ - السنن الکبریٰ لابی بکر احمد بن حسین البیہقی (۱۰ جلد) ۴۵۰ھ

۴۱ - الاستیعاب لابن عبدالبر ابی عمر و یوسف بن عبدالبر النمری
معہ الاصابہ لابن حجر (۴ جلد) ۴۶۳ھ

۴۲ - کتاب الکفایہ فی علم الروایہ خطیب بغدادی ۴۶۳ھ

۴۳ - کتاب التمہید لابن عبدالبر ۴۶۳ھ

۴۴ - جامع بیان العلم لابن عبدالبر ۴۶۳ھ

۴۵ - اصول فخر الاسلام بمعہ شرح کشف الاسرار علی بن محمد البزدوی ۴۸۲ھ

۴۶ - اصول سرخسی شمس الائمہ ابی بکر محمد بن احمد بن ابی سہل السرخسی ۴۹۰ھ

۴۷ - المناقب للامام اعظم للموفق بن احمد المکی ۵۶۸ھ

۴۸ - شرح السنہ للامام البغوی ابی محمد حسین بن مسعود الفراء البغوی ۵۱۶ھ

۴۹ - تلخیص ابن عساکر لابن بدران ۵۷۱ھ

۵۰ - تاریخ عمر بن الخطاب لابن جوزی ابوالفرج بن جوزی ۵۹۷ھ

۵۱ - اسد الغابہ لابن اثیر الجزری (محمد بن محمد بن عبدالکریم الشہیر عزالدین ۶۳۰ھ

۵۲ - التاریخ الکامل لابن اثیر الجزری ۶۳۰ھ

۵۳ - مقدمہ ابن صلاح ابو عمرو عثمان بن صلاح شہرزوری ۶۴۳ھ

۵۴ - جامع مسانید امام اعظم للقاضی خوارزمی (ابوالمؤید محمد بن محمود بن محمد الخوارزمی ۶۶۵ھ

Marfat.com

۵۵ ۔ ریاض النضرہ لمحب الطبری (ابی جعفر احمد محب الطبری) ۶۹۴ھ

۵۶ ۔ تفسیر مدارک ابی البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی ۷۰۱ھ

۵۷ ۔ الفتاوی الکبریٰ للحافظ ابن تیمیہ الحرانی ۷۲۸ھ

۵۸ ۔ تفسیر غرائب القرآن لنظام الدین حسن بن محمد بن حسین القمی النیشابوری ۷۳۰ھ

۵۹ ۔ مشکوٰۃ المصابیح ولی الدین خطیب تبریزی ۔ سن تالیف ۷۳۷ھ

۶۰ ۔ تفسیر البحر المحیط لاثیر الدین ابی عبداللہ محمد بن یوسف ابی حیان اندلسی ۷۴۵/۷۵۴ھ

۶۱ ۔ تذکرۃ الحفاظ لشمس الدین ابی عبداللہ بن عثمان الذہبی ۷۴۸ھ

۶۲ سیر اعلام النبلاء للذہبی (۳ جلد) ۷۴۸ھ

۶۳ ۔ الباعث الحثیث لابن کثیر عماد الدین ابی الفدا الدمشقی ۷۷۴/۷۷۵ھ

۶۴ ۔ تفسیر ابن کثیر عماد الدین دمشقی ۷۷۴/۷۷۵ھ

۶۵ ۔ البدایہ والنہایہ لابن کثیر عماد الدین دمشقی (۱۴ جلد) ۷۷۴/۷۷۵ھ

۶۶ ۔ مجمع الزوائد نور الدین الہیثمی (۱۰ جلد) ۸۰۷ھ

۶۷ ۔ المناقب الامام اعظم للشیخ محمد بن محمد بن شہاب الکردی ۸۲۷ھ

۶۸ ۔ لسان المیزان للحافظ ابن حجر ابی الفضل احمد بن علی العسقلانی (۶ جلد) ۸۵۲ھ

۶۹ ۔ تہذیب التہذیب لابن حجر العسقلانی (۱۲ جلد) ۸۵۲ھ

۷۰ ۔ مناقب الاسعاف فی احکام الاوقاف للشیخ برہان الدین بن موسیٰ الطرابلسی ۹۰۵ھ

۷۱ ۔ وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ (علامہ نور الدین السمہودی) ۹۱۱ھ

۷۲ ۔ تاریخ الخلفاء للسیوطی (جلال الدین سیوطی) ۹۱۱ھ

۷۳ ۔ تنزیہ الشریعۃ المرفوعہ لعلی بن محمد بن عراق الکنانی ۹۶۳ھ

۷۴ ۔ الصواعق المحرقہ لابن حجر المکی (شہاب الدین احمد بن حجر الہیثمی) ۹۷۳/۹۷۵ھ

۷۵ ۔ کنز العمال (طبع اوّل) علی متقی الہندی (۸ جلد) ۹۷۵ھ

Marfat.com

۷۶ - کشف الظنون از حاجی خلیفہ مصطفیٰ بن عبداللہ
کاتب چلپی - ۱۰۶۷ / ۱۰۶۸

۷۷ - ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء (شاہ ولی اللہ محدث دہلوی) ۱۱۷۶ھ

۷۸ - نبراس شرح شرح عقائد (مولانا عبدالعزیز پرہاروی) ۱۲۳۹ھ

۷۹ - تحفہ اثنا عشریہ (مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی) ۱۲۳۹ھ

۸۰ - روح المعانی (سید محمود آلوسی) ۱۲۷۰ھ

Marfat.com

کتبِ شیعہ استفادہ نمودہ برائے رُحمآء بنیم حصّہ دوم (فارقی)

نام کتاب و مصنف	سن وفات
۱ - تاریخ یعقوبی (احمد بن ابی یعقوب بن جعفر الکاتب العباسی)	۲۵۶/۲۵۷ھ
۲ اخبار الطوال للدینوری، ابی حنیفہ احمد بن داؤد	۲۸۲ھ
۳ - قرب الاسناد (عبداللہ بن جعفر الحمیری ابوالعباس القمی)	(قرن الثالث)
۴ - اصول کافی (محمد بن یعقوب کلینی رازی)	۳۲۹ھ
۵ - فروع کافی (" " ")	۳۲۹ھ
۶ - مروج الذہب لابی الحسن علی بن الحسین بن علی المسعودی)	۳۴۶ھ
۷ - علل الشرائع - الشیخ صدوق ابوجعفر محمد بن علی بن بابویہ القمی)	۳۸۱ھ
۸ - معانی الاخبار (" " ")	۳۸۱ھ
۹ - رجال کشی (ابوعمرو محمد بن عمر بن عبدالعزیز الکشی)	(قرن رابع)
۱۰ - نہج البلاغہ متن (شیخ سید شریف الرضی ابوالحسن محمد بن ابی احمد الحسین	۴۰۴ھ
۱۱ - تنزیہ الانبیاء (سید مرتضیٰ علم الہدیٰ)	۴۰۶ھ
۱۲ - کتاب الشافی (" " ") معہ تلخیص الشافی للطوسی	۴۰۶ھ
۱۳ - ارشاد شیخ مفید - (محمد بن نعمان المفید)	۴۱۳ھ
۱۴ - الامالی (شیخ ابوجعفر محمد بن حسن شیخ الطائفہ)	۴۶۰ھ
۱۵ - تہذیب الاحکام - شیخ ابوجعفر محمد بن حسن الطوسی	۴۶۰ھ
۱۶ - الاستبصار " " " " "	۴۶۰ھ
۱۷ - احتجاج طبرسی، (شیخ ابومنصور احمد بن علی طبرسی)	۵۴۸ھ

Marfat.com

۱۸ ۔ مناقب خوارزمی (الخطب خوارزم الموفق بن احمد بن محمد المکی) ۵۶۸ھ

۱۹ ۔ مناقب ابن شہر آشوب (محمد بن علی بن شہر آشوب مازندرانی) ۵۸۸ھ

۲۰ ۔ شرح نہج البلاغہ حدیدی (ابو حامد عبد الحمید بن ہبۃ اللہ بن الحسین بن محمد المدائنی بن ابی الحدید) ۶۵۶ھ

۲۱ ۔ شرح نہج البلاغہ (ابن میثم، (کمال الدین میثم بن علی بن میثم بحرانی) ۔ ۶۷۹ھ

۲۲ ۔ کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ (علی بن عیسیٰ اربلی) معہ ترجمۃ المناقب فارسی ۔ ۶۸۰ھ

۲۳ ۔ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب (سید جمال الدین ابن عنبہ) ۸۲۸ھ

۲۴ ۔ معالم الاصول (شیخ جمال الدین ابو منصور حسن بن زین الدین) ۱۰۱۱ھ

۲۵ ۔ احقاق الحق (قاضی نور اللہ شوستری مرعشی) ۱۰۱۹ھ

۲۶ ۔ مجالس المومنین ۔ (" " " ") ۱۰۱۹ھ

۲۷ ۔ بحار الانوار ۔ (ملا باقر مجلسی) ۱۱۱۱ھ

۲۸ ۔ جلاء العیون (" " ") ۱۱۱۱ھ

۲۹ ۔ حیات القلوب (" " ") ۱۱۱۱ھ

۳۰ ۔ حق الیقین ۔ (ملا باقر مجلسی) ۱۱۱۱ھ

۳۱ ۔ حملہ حیدری (مرزا رفیع بازل ایرانی) تاریخ تالیف: ۱۱۱۹ھ

۳۲ ۔ الدرۃ النجفیہ شرح نہج البلاغہ ۔ (شیخ ابراہیم بن حاجی حسین الدنبلی) ۱۲۹۱ھ

۳۳ ۔ ناسخ التواریخ (مرزا محمد تقی لسان الملک (۴ اجلد) ۱۲۹۷ھ

۳۴ ۔ تاریخ طراز مذہب مظفری (صدی سیزدہم)

۳۵ ۔ تنقیح المقال ۔ (عبد اللہ المامقانی) (" " ")

۳۶ ۔ تتمہ المنتہی ۔ (شیخ عباس القمی) ۱۳۵۹ھ

۳۷ ۔ تحفۃ الاحباب (" " ") ۱۳۵۹ھ

Marfat.com

۳۸۔ منتہی الآمال (شیخ عباس القمی) ۱۳۵۹ھ

۳۹۔ شرح نہج البلاغۃ (ترجمہ فارسی) فیض الاسلام سید علی نقی) سن تالیف ۱۳۶۲ھ

۴۰۔ ترجمہ مصائب النواصب (فارسی مصنف قاضی نوراللہ، مترجم مرزا محمد علی رشتی۔ ۱۳۳۴ھ

۴۱۔ فلک النجاۃ فی الامامۃ والصلوٰۃ (مولوی امیر دین حکیم۔ مولوی محمد علی جھنگوی) صدی چہاردہم

Marfat.com

"رُحَمَآءُ بَیْنَھُم"

(جلد اوّل حصّہ صدیقی)

کتاب "رحماء بینھم" کی دوسری جلد (حصہ فاروقی) آپ کے زیر مطالعہ ہے۔ اس کتاب کی پہلی جلد حصہ صدیقی صوری و معنوی جملہ خوبیوں سے آراستہ شائع ہو چکی ہے۔ جس میں خلیفہ اوّل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خانوادۂ نبوت، حضرت علی، حسنین شریفین اور دیگر افرادِ اہل بیت کے ساتھ حسنِ سلوک، حقوق کی ادائیگی، باہمی بہترین مراسم اور عمدہ تعلقات کو جامع و مانع انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اہل سنت کی ۹۲ کتب اور اہل تشیّع کی ۶۴ کتب سے استفادہ کردہ ثابت اہلِ قرابت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیقِ اکبرؓ کے باہمی حسنِ تعاون و حُسنِ معاملت پر اپنے انداز کی پہلی کتاب ہے۔

عبارت سادہ عام فہم، اندازِ بیان مثبت اور صلح جویانہ۔ حوالہ کی ہر کتاب کی اصل عبارت اور ترجمہ اس خوبی کے ساتھ دیا گیا ہے کہ مطالعہ سے بے شمار شکوک و شبہات خود بخود رفع ہو جاتے ہیں۔

عمدہ کاغذ، آفسٹ طباعت، طلائی جلد سے مزیّن

ضخامت : ۴۶۴ صفحات

قیمت صرف :- ۲۵ روپے

Marfat.com

رُحَمَآءُ بَیْنَہُم

(جلد سوم حصّہ عثمانی)

اس کتاب کی تیسری جلد حصہ عثمانی ہے جس میں خلیفۂ سوم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے حضرت علی المرتضیٰ اور خانوادۂ نبوت نیز بنو ہاشم کے ساتھ حسنِ مراسم اور نسبی تعلقات بیان کیے گئے ہیں۔ اور عثمانی دورِ خلافت میں ان حضرات کے ساتھ کس قدر حسنِ سلوک روا رکھا گیا ہے۔ اور ان حضرات کی طرف سے امورِ خلافت میں کس قدر تعاون رہا ہے۔ نیز خاندانی تعلقات کس قدر گہرے تھے۔

ایسے بے شمار واقعات قدیم و جدید کتبِ اہلِ سُنّت اور کتب شیعہ نیز انساب اور تاریخ کی کتابوں سے جمع کیے گئے ہیں۔ مزید برآں ان مطاعن کے تحقیقی جوابات دیے گئے ہیں جن کا سیدنا عثمان غنیؓ کی طرف غلط انتساب کیا گیا ہے۔ عنقریب یہ حصّہ بھی سُنّی و شیعی خوبیوں سے آراستہ شائع ہونے والا ہے۔

حدیثِ ثقلین

اس کے ساتھ ہی فاضل مصنّف کی دوسری تصنیف حدیثِ ثقلین کا دوسرا ایڈیشن اب آفسٹ طباعت پر شائع کیا جا رہا ہے۔ حدیث ترکت فیکم الثقلین ..... کی تحقیقی تشریح ہے۔ یہ ان لوگوں کی عجمی سازش کو بے نقاب کرنے کی کامیاب کوشش ہے جو سُنّت کے بالمقابل امامت کو مرکز قرار دیتے ہیں اور اس حدیث کو خلافت بلافصل میں بطور استدلال پیش کرتے ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے واضح ہو جائے گا کہ تشریعِ اسلامی کا مرکز و محور سنتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہے۔

Marfat.com